مولوی محمد شفیع صاحب

حدیثِ نور کی تحقیق

محدث کے پچھلے کسی شمارہ میں راقم الحروف نے "حدیث نور" کے سلسلے کے ایک استفتار کے جواب میں کچھ گزارشات عرض کی تھیں، مندرجہ ذیل مضمون گویا کہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اگر قارئین اس سے اُسے ملا کر پڑھیں گے تو مزید شرح صدر ہو گی۔ ان شاء اللہ۔

نور والی حدیث مقطوع السند اب تک نقل ہوتی آ رہی ہے، اس لیے ہم ایک مسلم کی حیثیت سے اس کا مطالعہ کرنے کے مکلف نہیں ہیں، کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ سنی سنائی باتوں کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔ او کما قال (مسلم)

اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی اس کے معنی وہ نہیں جو اوہام پرست طبقہ اپنے جذبات کی تسکین کے لیے گھڑنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں نور اصل میں روشنی اور وضوح کے ایک ایسے درجہ اور کیفیت کا نام ہے، جس سے خدا کی مرضی، منشا، غصہ اور ناراضگی، حق اور باطل، مضر اور نافع عذاب اور ثواب، دنیا اور آخرت میں عزت اور ذلت، خیر اور شر کی دنیا کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اس لیے ایمان، قرآن، تورات، وحی، نبوت، رشد و ہدایت جیسے تمام مکارم کو نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اگر معروف معنوں میں یہ نور ہوتے تو آپ جانتے ہیں کہ پھر قرآن اور نبوت نے تو اس معنی میں ہم پر کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ اور جو دوسری ظاہری روشنی میسر ہے اس سے رشد و ہدایت کے پہچاننے میں کسی کو کوئی مدد نہیں ملی، بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کے گھروں میں سب سے زیادہ یہ مادی روشنی ہوتی ہے بلکہ جن کے ایوان مادی روشنی کی وجہ سے بقعہ نور بنے ہوتے ہیں وہی ظلمات، جہل، عمل کی تاریکی اور فسق و فجور اور کفر و رسومات کے اندھیروں کا سب سے بڑے نشیمن اور نشان بھی ہوتے ہیں۔ اقبال نے اسی حقیقت پر یوں روشنی ڈالی ہے ؎

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

اس لیے جو لوگ نورِ نبوت کو ظاہری نور بنا کر حضورؐ سے "انسانیت کبریٰ" کا مقام چھیننے میں مصروف